خودسازی
یا
خودسوزی

سیّد ریاض حسین شاہ

خودسازی یا خودسوزی

خطبات

(4)

سید ریاض حسین شاہ

اتفاق اسلامک سنٹر ، ایچ بلاک ، ماڈل ٹاؤن لاہور 042-35838038

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعا کے بعد سامعین آج ہم اپنی گفتگو میں دیکھتے ہیں کہ نفسِ انسانی کی تعمیر کیسے ہوسکتی ہے اور خودسازی کے مراحل کیسے طے کئے جاسکتے ہیں؟ یہ بات آسمانی ستاروں سے بھی زیادہ روشن تر ہے کہ تعمیرِ ذات کے بغیر تعمیرِ معاشرت ناممکن رہتی ہے۔ایسی قوم جو فرقوں اور تفرقوں کی ظلمت میں ڈوبی ہوئی ہو اس کی سوچ میں وحدت کی خوشبو لانے کے لئے اور معاشرت سازی کے مسلمہ اصولوں سے شناسائی پیدا کئے بغیر اگرچہ اس ہدف تک رسائی مشکل رہتی ہے، تاہم مایوسی اور قنوطیت بذاتِ خود ایک بیماری ہے اس سے خلاصی ایمان کی برکات ہی سے ممکن ہو سکتی ہے۔ہمیں اپنی ذاتی مصروفیات اور مشاغل میں ان امور کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے جن سے ایمان میں استحکام اور استقامت پیدا ہوسکتی ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کڑے، تکلیف دہ اور مشاکل دار جہادی سفر سے واپس لوٹے تو خود سازی اور تعمیرِ ذات کے اہم عنوان کی طرف اشارہ فرمایا:

''ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں''۔

اس سے اشارہ نفس سے جہاد تھا۔

عصرِ رواں کا انسان اپنی ذات میں روحانی اقدار کے تمام خیمے اجاڑ چکا ہے۔اس کی سوچیں تربیت کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں۔وہ گھاس کے آوارہ تیلوں کی طرح بے جہت اڑ رہا ہے۔اس کی زندگی کی ڈور کسی مربی اور مرشد کے ہاتھ میں نہیں۔وہ نفسانی لذوذ کے کالے

پہاڑوں میں آزاد خیالی اور جنسی روماں کے جنات کی صحبت میں اڑتا پھر رہا ہے، شہوات کے بھوت اس کو مضمحل کر رہے ہیں، لذت کوشیوں کا وہ دیوانہ بن چکا ہے، آرام طلبی اس کا منشور بنتا جا رہا ہے، ہر بری عادت کے ساتھ اس کی یاری مضبوط ہو رہی ہے۔ اہل علم شہرت طلبی، ریا کاری، خرافات اور مادی دیوانگی کے صحرا کو گلستاں تصور کر بیٹھے ہیں۔ بے ادبیاں اور گستاخیاں آہستہ آہستہ انسانی وجود کی ریاستوں کو مغلوب کر رہی ہیں۔ مغربی معاشروں کی طرح انسان نسبی خصائل کا دشمن ہوتا جا رہا ہے، اس لئے کہ وہ خود بے پدر، بے مادر اور بے برادر ہوتا ہے جا رہا ہے۔

''کرونا'' کے اس دور میں ہمارے لئے تعمیرِ شخصیت کا سبق پڑھنا مشکل نہیں رہا۔ جسم کے اندر جس طرح بیماریوں کے جراثیم اور وائرس داخل ہوں تو جسم جل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے بچنے کے لئے احتیاط اور دوا اور عزم مصمم اور قوت مدافعت ضروری ہوتی ہے، اسی طرح روحانی اصلاح کے لئے بھی احتیاط کرنی پڑتی ہے کہ بُری عادات اور بری سوچوں کا وائرس وجود میں داخل نہ ہو اور ان اسباب سے ہم قریب نہ ہوں جو ہمیں بُرا مسلمان اور بُرا انسان بنا سکتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے خصائل حمیدہ کا جیسے سرچشمہ خود انسان کے اندر رکھا ہے۔ ایسے ہی بُری عادات کا گڑھ بھی انسان کے اندر ہی موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ بدن کے اندر سے بدی کے خیمے اجاڑنے کے لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نظر چاہئے۔ پاک دھرتی کے ابھرتے ہوئے نعت گو شاعر مقصود شاہ نے اچھے جذبے حنوط کئے ہیں

انہیں سے ملتی ہے ہر اک دوائے دردِ نہاں
بہ سوئے شاہ نظر کن، وغم مکن، مرے دل

یا پھر بقول جالبؔ

رخ زندگی پر جو کچھ زندگی ہے
انہی کا کرم ہے، انہی کا ہے احساں

مناتے ہیں چُھپ چُھپ کے ہم ان کی یادیں
جو باطل شکن تھے جو تھے مردِ میداں

سامعین!

ہم نے بس کوشش یہ کرنی ہے کہ خودسازی کا شعور پیدا ہوجائے اور نفوس کی بدراہیوں سے ہم جان چھڑا کر نفسِ مطمئنہ کی دولت پالیں۔

حضرت علی کا ارشاد گرامی ہے:

''جس نے خود کو زندگی کے اعلیٰ علائق سے نوازنا ہو وہ اپنی اصلاح کا آغاز اپنے ہی نفس سے کرے''۔

پیارے صاحبو!

تم نے اپنی زندگی کو''ڈیزائن'' کرنا ہے۔اسے پُرکشش اور دیدۂ زیب بنانا ہے۔یہ جب ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ تم اصلاحی مراقبہ کرو اور تم سمجھو کہ بُری عادتیں کون سی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے مخلصانہ کوشش کرو، اپنے آپ کو سدھارو، اپنے آپ کو ٹھیک کرو، حسن اخلاق کو اہمیت دو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہو بہو اطاعت کرو۔اگر اندر حسد کا گھن لگ گیا ہے تو اس کی صفائی کرو اگر حالات نے تم کو ضدی بنالیا ہے تو پھر ضد کو ختم کرو۔عہد شکنی اور بے وفائی بُری چیزیں ہیں اس ناسور سے بچو۔''عبادت'' کو زندگی کا حصہ بناؤ، روزانہ ذکر کرو، نماز باجماعت کی پابندی کو دین سمجھو، درود شریف پڑھنا زندگی کی اہم ضرورت جانو، تلاوت کبھی ترک نہ کرو اور اپنے آپ کو بنانے کے لئے ایمان وعلم کی روشنی میں محنت کرتے رہو۔علامہ اقبال خودی، خودسازی ہی کو سمجھتے تھے یقین جانو خودسازی کا جذبہ ہی انسانی خودی کا مقام بلند کرنے والی نعمت ہے۔

اصلاح اور خودسازی کے لئے ہر شخص اور ہر آدمی کو تربیت کے سانچہ میں ڈھالنا پڑے گا:

(1) عقیدہ اور ایمان قرآن سے وابستگی کے بغیر نہیں بن سکتا۔انفرادی تشکیل کے لئے انتہائی ضروری ہوگا کہ ہم''مردِ مومن'' کا کامل مفہوم سمجھیں۔

(۲) اسوۂ رسول ہمارے لئے مشعل راہ ہے لیکن سنت کا مفہوم ہمیں فقہاء کے طریقے پر سمجھ کر سیدھے راستے پر حزم واحتیاط اور ہمت وسعی کے ساتھ تیز چلنا ہوگا۔ سنت کا صحیح فہم ہی اس مسئلہ کو حل کرے گا۔

(۳) قرآن حکیم اور اسوۂ رسول کے مطالعے کے دوران ندرت آمیز، اچھوتی اور دلکشا باتوں کو یاد رکھنا ہوگا۔ جب ہم اس عمل اور روحانیت میں مقناطیسیت پیدا کریں گے تو یہ چیز معاشرہ کو اعتدال کی شارع پر لانے میں معاون ثابت ہوگی۔

(۴) ہم مسلمان ہیں ہمیں مسلم گھرانوں پر توجہ رکھنی ہے کہ ان کے اندر کا ماحول اسلامیت کی فضا سے محروم نہ ہو۔ خصوصاً خواتین اور بچیاں مستقیم المزاج ہوں اور گھر کا ماحول صاف رکھنے میں مدداور معاون ثابت ہوں۔

(۵) ہمارے معاشروں کا اصل ناسور یہ ہے کہ ہمیں اندر سے کھوکھلا کیا جارہا ہے۔ مغربیت کی مصنوعی سوچیں جن میں مسلمانوں سے حسد اور بغض کی آگ بھری ہوئی ہے اور وہ لوگ اپنے شعوری اقدامات سے مسلم معاشروں کو بے سوچ اور بے شعور بنا رہے ہیں۔

(۶) مغربیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کا نظامِ تعلیم تباہ کیا۔ پہلے ایسا نظام دیا جو صرف کلرک پیدا کرسکتا تھا۔ ہمت افزاء بات اس وقت یہ تھی کہ مسلمانوں نے اپنا مذہبی تربیتی نظام وضع کیا اور اس کی طاقت سے خود کو محفوظ کیا اب مذہبی نظام تربیت کو بھی اجاڑنے کی کوشش ہورہی ہے۔

(۷) اہل علم کو بے جہت، بے فائدہ اور وقت سوز قسم کی الجھنوں میں مبتلا کرکے ضائع کرنے کی سعی ہورہی ہے۔

(۸) بے سود سائنسی اکتشافات سے مسلمانوں کی دولت اور کوشش بے سمت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(۹) جنسی انارکی جوہر صلاحیت کو جلادیتی ہے اسے عام اور ارزاں کیا جارہا ہے۔ ''میرا

جسم میری مرضی'' ایسا مرض نعرہ بنا کر وجود انسانیت کو ننگ انسانیت بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

(۱۰) مسلمانوں کا نظام تبلیغ جڑ سے اکھیڑنے کی شعوری کوشش ہو رہی ہے۔

(۱۱) میڈیا کو مذہب کے خلاف طوفان بنانے کے لئے ان کی مالی معاونت ہو رہی ہے۔

لادینیت کے پے در پے حملے سمجھنے کے لئے مسلمانوں کو ذہنی اور روحانی لحاظ سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمارے مخالفین کی کوششوں کا مدار یہ پانچ چیزیں ہیں:

(۱) اللہ کے بارے میں الحاد اور شک، روحانیت سے انکار، اخروی جزا و سزا کو فراموش کرنا اور مادیت کی یلغار کر دینا۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آل واصحاب کے ناموس کے بارے میں حساسیت کا ختم کرنا۔

(۳) اباحیت پیدا کرنا، لذتوں پر لٹو ہونا اور خواہشات کے سمندر میں تموج پیدا کرنا

(۴) لوگوں میں خود غرضی کی حس میں تحریک پیدا کرنا۔

(۵) اسلامی ''شعائر'' کو کمزور کرنا اور ان کے خلاف معاشی حربے استعمال کرنا۔

میرے پیر و مرشد ارشاد فرماتے تھے:

''معبود کی محبت میں دشمن کو پہچان کر زندگی بسر کر دینا فراست ہے''۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث مروی ہے:

''سب سے افضل نماز ہے

اس کے بعد درجہ صدقہ کا ہے

تیسرے درجہ پر قرآن شریف کی تلاوت ہے

یہ تین کام بجالانے والا میری امت سے ہے اور وہ جنت میں جائے گا''۔

خود سازی کے لئے یہ تینوں کام ضروری ہیں۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے۔ آپ کے نزدیک تعمیرِ شخصیت کے تین ارکان ہیں:

سخاوت، شفقت اور تواضع

آپ فرمایا کرتے تھے:

''سخاوت مثل دریا ہونی چاہیے''۔

اور شفقت مثل آفتاب

جبکہ تواضع مثل زمین ہونی چاہیے

سید شاہ نجیب بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

''خداشناسی خودسازی کا ذریعہ ہے یہ نہ ہوتو زندگی خودسوزی ہے''۔

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی
روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیئے دوسروں کو پڑھایئے

اُجالے حدیث کے	حضور ﷺ کی باتوں کا جھلملاتا نور
نقوشِ صحبت	حضور ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کا واقعاتی مرقعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہٗ العزیز کی محافلِ نور کی حکایات مہر و محبت
معجم اصطلاحات	علمی اور فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
کوثرِ رحمت	زندگی کے حسن کو نکھارنے والا اعجالہ نافعہ
آتشِ حروف	مسلمانوں کے عروج کے لیے تڑپتے دلوں کی صدا
سوچوں کی بارات	ذہنوں میں رینگتے خیالات کو چشمۂ رحمت سے فیض یاب کرنے کی ایک تڑپ
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کے لیے حیاتِ جاوداں کا پیغام
لوح و قلم تیرے ہیں	اسلامی انقلاب کے لیے سلگتے جذبوں کا تحریری اظہار
صفیرِ انقلاب	خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حُبّ رسول ﷺ کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف
میلادالنبی ﷺ بیان و برکت	علامہ ابن جوزی محدث کی مشہور کتاب "بیان المیلاد النبوی" کا سلیس اردو ترجمہ

تذکرہ

مفاہیم قرآن	صحیفۂ نور قرآن کریم کا عام فہم، حکمت افروز، سادہ اور منفرد اسلوب میں ترجمہ
	قرآن مجید کے مضامین کی رکوعاتی تلخیص
تبصرہ سورۂ فاتحہ	سورۂ فاتحہ کی روحانی، علمی اور تحریکی تعبیرات ایک منفرد تفسیری سوغات
تبصرہ سورۂ یٰسین	عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک تحریری دستاویز اور رحمت و رنگ کا ایک جلوہ
تبصرہ سورۂ یوسف	تحریکی، تنظیمی، تاریخی اور دعوتی اظہارات کا بے مثل گنجینہ
تبصرہ (سورۂ ملک سے سورۂ مدثر تک)	سیرت واسوہ کے ہفت رنگ اور تاریخ و دعوت کی احسن تعبیرات
تبصرہ (قرآن مجید کی آخری چالیس سورتیں)	سائنسی، تکنیکی، فکری اور اخروی زندگی کی توضیحاتی تصویر

Path to Eternity
Philosophy of Taqwa
Dignified Love That Glorifies

★ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ★ مصعب الخیر رضی اللہ عنہ ★ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
★ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ★ بلال حبشی رضی اللہ عنہ ★ ابودردا رضی اللہ عنہ
★ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ★ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ★ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

★ فضائل شعبان ★ کہکشاں چومتی ہے ★ عقیدہ ختم نبوت ★ خواتین دین کا کام کیسے کریں؟
★ فکرِ شباب ★ اپنے مسلک کا پاسبان ہوجا ★ تیرے نام پہ دو جہاں فدا ★ حسن السمت
★ بار امانت ★ معیارِ عمل

یادیں اور باتیں	شاہ جی کی ہنستی مسکراتی زندگی پر حافظ محمد قاسم کی تحریری سوغات
جواب اس کا یہ ہے	شاہ جی کے اخباری انٹرویوز کا مجموعہ
جمالِ تقریبات	شاہ جی کے تقریباتی اظہارات، محسوس حاضریوں کے دلآویز انشایئے
جمالِ مراسلات	شاہ جی کے تنظیمی، تحریکی اور دعوتی خطوط
جمالِ گفتگو	چھوٹی محافل میں بڑی باتوں کی تصویر کشی، ڈاکٹر منظور کی ایک کوشش

کتب حاصل کرنے کے لئے رابطہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سرسید، سیکٹر III، راولپنڈی۔ 0300-5141965
اتفاق اسلامک سنٹر، H بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 0322-4301986
ادارہ تعلیمات اسلامیہ، W بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد۔ 041-8713691

Website:
www.daleelerah.info
E-mail:
aims58@gmail.com